Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (Jan-March, 2025)

ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)

Published:
March 21, 2025

A Research Study of Transfer of Hereditary Traits in the Light of Prophetic Hadith (PBUH) and Science

موروثی خصوصیات کا انتقال حدیث نبوی ﷺ اور سائنس کی روشنی میں ایک تحقیقی مطالعہ

Dr. Muhammad Qasim
Assistant Professor, Department of Islamic Studies
Riphah International University, Faisalabad Campus
E-mail: m.qasim2937@gmail.com

Abstract:

In all living organisms the new generation resembles its predecessor. If these observations are understood and studied in more detail, it becomes clear that each succeeding generation resembles its previous generation in small ways. For example, eye color, hair color, nose, ear and facial structure are similar in some organisms from generation to generation. The chances of such resemblance are less with close relatives and more with one's parents. On the contrary, there is no resemblance to other men outside the family. Meanwhile, there are some characteristics found in the parents which are transferred from the parents to the children during the embryo because the parents have these characteristics hidden in themselves. For example, some diseases including circulatory system, respiratory, pancreas and liver diseases. Apart from these, children have characteristics similar to their parents which are passed down from parents to children. Sometimes these traits are passed down from generation to generation. These are inherited traits.

Keywords: Transfer of Hereditary, Traits, Prophetic Hadith, Science, Research Study

تمہید:

تمام جاندار اجسام میں نئی نسل اپنی سابقہ نسل سے مشابہت رکھتی ہے۔ ان مشاہدوں کو اگر مزید تفصیل سے سمجھا جائے اور مطالعہ کیا جائے تو یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ ہر آنے والی نسل اپنی پرانی نسل سے چھوٹی چھوٹی باتوں میں مشابہت رکھتی ہے۔ مثلاً کچھ جانداروں میں آنکھوں کا رنگ، بالوں کا رنگ، ناک کان اور چہرے کی ساخت کی مشابہت نسل در نسل چلتی ہے۔ ایسی مشابہت کے امکانات قریبی رشتہ داروں سے کم اور اپنے ماں باپ سے زیادہ مشابہت رکھتا ہے۔ اس کے برعکس خاندان کے باہر دوسرے آدمیوں سے کوئی مشابہت نہیں ہوتی۔ اس دوران والدین میں کچھ خصوصیات پائی

OPEN ACCESS

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (Jan-March, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: March 21, 2025

جاتی ہیں جو کہ جنین کے دوران والدین سے بچوں کو منتقل ہوتی ہیں کیونکہ والدین یہ خصوصیات اپنے اندر سموئے ہوئے ہوتے ہیں۔مثال کے طور پر کچھ امراض جن میں نظام دوران خون، سانس، لبلبے اور جگر کی بیماریاں۔ ان کے علاوہ بچوں میں والدین سے مشابہت کی خصوصیات پائی جات ہیں۔ جو کہ والدین سے بچوں کی طرف منتقل ہوتی ہیں۔ بعض اوقات یہ خصوصیات نسل در نسل چلتی ہیں۔ یہ موروثی خصوصیات کے انتقال کے مد میں آتی ہیں۔حیاتیاتی خصوصیات کی نمو کرنے والی اکائیاں جوڑوں کی صورت میں پائی جاتی ہیں۔ گامیٹس کی تشکیل کے وقت یہ توارثی اکائیاں ایک دوسرے سے علیحدہ ہو جاتی ہیں اور جنسی خلیات کے ملاپ کے ذریعے نئی نسل میں دوبارہ اکھٹی ہو کر اپنے مخصوص کردار کی تکمیل کرتی ہیں۔اسی طرح یہ سلسلہ جاری رہتا ہے۔اس کے ساتھ ساتھ ایک ہی جانور یا پودے میں پائی جانے والی مختلف توارثی اکائیاں علیحدگی اور تقسیم کے عمل میں آزاد بھی ہو سکتی ہیں۔

رابرٹ بریفالٹ کے مطابق وراثتی انتقال:

انسانوں میں نسل در نسل بہت سی ایک جیسی خصوصیات دیکھی جاتی ہیں۔اس مشاہدے سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ موروثیت کا عمل بے ترتیب نہیں ہوتا بلکہ اس کے کچھ اصول وضوابط ہوتے ہیں۔

"انسانی ارتقاء میں وراثت کے انتقال کا مطلب یہ ہے کہ انسانی دنیا اپنے تمام پہلوؤں میں ان تمام قوموں اور نسلوں سے تعلق رکھتی ہے جو ایک دوسرے پر اپنا اثر ڈالتی ہیں۔خیالات، آراء اور علم کا مبادلہ کرتی ہیں اور فنون ایجادات میں اضافہ کرتی ہیں۔عہد رواں کے ہر تخمینے اور تصور، ہر انقلابی فکر پر ہر قسم کی رسوم و اطوار اور عادات، معاصر، معاشرتی نظام اور اس سے پیدا ہونے والے تمام احوال کوائف، حکومت کے نظام، اوزرات، عقائد پر خیالات و فکر کے تمام نمونے اور نظام۔۔۔ اپنے اندر پیدا ہونے اور پروان چڑھنے والے تمام اذہان کی تشکیل کرتا ہے۔ یہ وہ تمام عناصر ہیں جو وراثت کو منتقل ہوتے ہیں۔"[1]

موروثیت کا مفہوم:

توارثا:	نسلاً بعد نسل
التراثی:	موروثی، تعلیم[2]
موروثی:	باپ، داداکا، جدی
موروث:	وارث کیا گیا، ورثہ میں ملا ہوا۔[3]

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (Jan-March, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: March 21, 2025

موروثیت کے معنی:

والدین اور بچوں کے درمیان مشابہت یا حیاتیاتی تسلسل کے رشتے کو موروثیت کہتے ہیں اور متذکرہ، (مذکورہ، ذکر کی گئی) خصوصیات کا نسل در نسل منتقل وراثت کہلاتا ہے۔

الوراثہ:

وہ علم جس میں زندہ مخلوق کی صفات دوسری زندگی مخلوق کی طرف نسلاً اور نسل منتقل ہونے سے بحث کی جائے اور اس کے طریقہ انتقال سے متعلقہ احوال ظاہری کی وضاحت ہو۔[4]

موروثی خصوصیات اور جنیٹکس کا علم:

جنیٹکس کا علم جینز کا علم ہے۔ ان جینز کے ذریعے موروثی خصوصیات کا انتقال ہی وراثت ہے۔ وراثت سے مراد وہ اثرات ہیں جو بچہ ماں باپ سے پیدائشی طور پر حاصل کرتا ہے اور یہ اثرات ذہنی اور جسمانی دونوں طرح کے ہوتے ہیں۔ وراثتی اثرات ماں کے پیٹ میں ہی منتقل ہو جاتے ہیں اور عمر کے مختلف دور میں وہ ظاہر ہوتے ہیں۔ وراثت ایک قدرتی اور فطری میلان ہے۔ جو بچہ ماں باپ سے حاصل کرتا ہے۔ شیر کا بچہ جیسی ہی خاصیتیں رکھے گا۔ بلی کے بچے میں بلی جیسی عادات ہوں گی۔ گندم کا بیج بونے سے چنے نہیں اگیں گے۔ انسان کی فطرت انسان پر ہی ہوگی۔

سیل کے نیوکلیئس میں موجود کروموسومز کے ساتھ چپکے ہوئے اجسام جین کہلاتے ہیں۔ ان جین کا ہماری وراثت سے براہ راست تعلق ہے۔ ان کی وجہ سے ہی ماں باپ کی خصوصیات بچے میں منتقل ہوتی ہیں۔ ایک سیل میں کئی ہزار جینز ہوتے ہیں۔ کروموسومز کے ایک سیٹ پر موجود وراثتی مادہ یعنی اس جین کو جینوم کہا جاتا ہے۔ بچے کی جنس کا تعلق کروموسومز سے براہ راست ہے کروموسومز میں دو طرح کی خاصیتیں پائی جاتی ہیں۔ ایک ایکس (X) اور دوسرا وائی (y)۔ مرد کے کروموسومز میں دونوں طرح کی خاصیت پائی جاتی ہیں۔ یعنی ایکس (x) اور وائی (y) اس میں ایکس (x) اور وائی (y) دونوں طرح کے گیمٹس ہوتے ہیں۔ ان ایکس (x) اور وائی (y) گیمٹس کے ملنے سے ہی جنس کا تعین ہوتا ہے۔ انسانی جسم کے ہر سیل میں چھیالیس کروموسومز ہوتے ہیں جو کہ تیئیس جوڑوں کی شکل میں موجود ہوتے ہیں۔ ان میں سے بائیس جوڑے ہمارے دیگر جسمانی افعال کو کنٹرول کرتے ہیں جبکہ ایک جوڑا یعنی دو کروموسومز ہی جنس کی بیاض ہوتے ہیں۔ اگر مرد کی طرف سے ایکس (x) کروموسومز عورت کے ایکس (x) کروموسوم سے ملتا ہے تو پھر مادہ پیدا ہوتی لیکن اگر مرد کی طرف سے وائی (y) کروموسوم عورت کی طرف منتقل ہوتا ہے تو وائی (y) کروموسوم عورت کے ایکس (x) کروموسوم کے ساتھ مل کر نر پیدا کرے گا۔

> "عورت کے اندر انڈہ تیار ہوتا ہے۔ جو مادہ خلیہ ہوتا ہے جبکہ دوسرے میں وائی (y) کروموسوم ہوتا ہے یہ دونوں طرح کے سیل مرد کے مادہ تولید میں موجود ہوتے ہیں مرد کے

OPEN ACCESS

CC BY

ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
March 21, 2025

مادہ تولید میں موجود یہ دونوں قسم کے سیل عورت کے جسم میں پہنچنے کے بعد وہاں پر موجود انڈے سے جڑنے کی کوشش کرتے ہیں۔ عورت کے سیل میں صرف ایکس (x) کروموسوم ہوتا ہے اگر اس سے مراد ایکس (x) کروموسوم والا سیل آکر جڑتا ہے تو یہ ایکس ایکس (xx)یعنی ڈبل ایکس بن جاتا ہے۔ ڈبل ایکس (xx) عورت کی تشکیل کرتا ہے۔ اس کے بر خلاف اگر وائی (y) کروموسوم والا نر سیل انڈے سے جڑ جاتا ہے تو ایکس وائی (xy) کی تشکیل ہوتی ہے جو کہ نر کو بناتا ہے۔"[5]

فطرت کے تمام مظاہر اور حوادث میں اندرونی تضاد ہوتا ہے۔ ہر ایک چیز کا ایک مثبت اور ایک منفی پہلو ہوتا ہے۔ ہر ایک چیز کا ایک ماضی اور ایک مستقبل ہوتا ہے۔ ہر چیز وجود میں آتی رہتی ہے اور فنا ہوتی رہتی ہے۔ ارتقاء عمل یا چیزوں کی نمو اور ترقی انہیں متضاد کیفیتوں کی ٹکر یا جدوجہد کا مظاہر ہوتا ہے۔ خاتمہ اور گزری ہوئی پرانی چیز اور پیدا ہونے والی نئی چیز کے مابین تصادم اور ارتقاء عمل کی اندرونی کیفیت ہے۔ مقداری تبدیلی جب ماہیتی تبدیلی میں بدلتی ہے تو اندر ہی اندر متضاد کیفیتوں کا تضاد ہوتا رہتا ہے۔ یہ جدوجہد کار فرما ہوتی ہے۔

موروثی خصوصیات اور مشابہت

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"واما الشبہ فی الولد فان لہ واذ غشی الرۃ فسبقھا ماوکان الشبہ لہ واذا سبق ماءھا کان الشبہ لھا۔"[6]

"اور بچے کہ مشابہت یوں ہے کہ آدمی جب اپنی بیوی سے ہمبستر ہوتا ہے تو آدمی کو پہلے انزال ہو جائے تو بچہ اس کے مشابہ ہو گا اور اگر عورت کو پہلے انزال ہو جائے تو بچہ اس کے مشابہ ہو گا۔"

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"دعیھا وھل یکون الشبہ الا من قبل ذلک اذا لاماوھا الرجل الشبہ الوالد اخوالہ واذا علی ماالرجل ماء الشبہ اعمامہ۔"[7]

"آخر بچہ جو مشابہ ہوتا ہے ماں باپ کے وہ کہاں سے آتا ہے؟ جب عورت کا نطفہ مرد کے نطفے پر غالب ہو تو بچہ اپنے ننھیال کے مشابہ ہوتا ہے اور جب مرد کا نطفہ عورت کے نطفے پر غالب ہو تو بچہ اپنے ددھیال کے مشابہ ہوتا ہے۔"

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (Jan-March, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: March 21, 2025

مرد کی منی میں قوت عاقدہ ہوتی ہے اور عورت کی منی میں قوت منعقدہ ہوتی ہے۔ اگر عورت مرد سے قوی ہو تو حمل میں لڑکی پیدا ہوتی ہے اور اگر مرد عورت سے قوی ہو تو لڑکا پیدا ہوتا ہے۔ اگر میاں بیوی دونوں کی قوتیں یکساں ہوں تو حمل میں خنثیٰ پیدا ہوتا ہے۔

اجداد کا اسراغ حدیث پاک کی روشنی میں:

"ان الغادر یرفع لہ لواء یوم القیامہ یقال ھذہ غدرۃ فلان بن فلان۔"[8]

"عہد شکن کے لیے قیامت کے روز ایک جھنڈا بلند کیا جائے گا اور کہا جائے گا کہ یہ فلاں بن فلاں کی عہد شکنی ہے۔"

دوسری حدیث:

"تدعون یوم القیامہ باسمائکم واسماء ابائکم فاحسنوا اسماء کم۔"[9]

"قیامت کے دن تم اپنے ناموں اور اپنے آباؤ کے ناموں سے پکارے جاؤ گے لہذا اپنے نام اچھے رکھا کرو۔"

ان احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ قیامت کے دن لوگوں کو ان کے والدین نے نام سے پکارا جائے گا۔ اس میں ماں اور باپ دونوں آ جاتے ہیں۔ کچھ ایسے لوگ ہوں گے جن کو ان کے باپ کے نام سے پکارا جائے گا۔ کچھ لوگوں کو ان کی ماؤں کے ناموں کے ساتھ پکارا جائے گا۔ ویسے بھی ماں اور باپ دونوں کو ابوین کہا جاتا ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کسی موقع پر تو باپ کے نام سے پکارا جائے گا اور کسی موقع پر ماں کے نام کے ساتھ یا بعض لوگوں کی نسبت ان کی ماں کی طرف کی جائے گی۔ سوال پیدا ہوتا ہے جو بچے صحیح النسب نہیں یا کنواری ماؤں سے پیدا ہوتے ہیں۔ ان کو کس نسبت سے پکارا جائے گا؟

اس کا جواب یہ ہے کہ دنیا کی ساری قوموں میں بچے کو باپ سے منسوب کیا جاتا ہے اور فلاں بن فلاں کہا جاتا ہے۔ مگر بن باپ کے بچوں سے کبھی کوئی اشکال نہیں ہوا۔ زیادہ سے زیادہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ ایسے بچوں کا نسب ماں سے کر دیا جاتا ہے۔ اسی طرح قیامت میں بھی ایسے بچوں کو ان کی ماؤں سے منسوب کر دیا جائے اور جن بچوں کے نام کی شہرت دنیا میں باپ سے تھی ان کو ان کے اس مشہور باپ سے منسوب کر دیا جائے گا۔ واللہ اعلم ورسولہ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"ما من کل الماء یکون الولد۔"[10]

"سارا پانی والد کی طرف سے نہیں ہوتا۔"

OPEN ACCESS
CC BY

ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
March 21, 2025

ان احادیث کو بھی سامنے رکھتے ہوئے ہم آباؤاجداد کا سراغ لگا سکتے ہیں جو کہ مادہ کی نسل سے پتہ چلتا ہے کہ اگر جس کا باپ نسب النسل نہ ہو تو اس کے آباؤاجداد کا سراغ ان کی ماں کی نسل سے پتہ چل سکتا ہے۔

رچرڈ ڈاکنز کا نظریہ:

> "مائٹوکونڈریا اور کلوروپلاسٹوں کے پاس اپنا DNA موجود ہے جو مرکز میں موجود کروموسومز کے DNA سے بالکل الگ اپنی نقول تیار کرتا ہے تو آپ کے جسم میں موجود تمام مائٹوکونڈریا بیضے میں موجود مائٹوکانڈریا سے بنتے ہیں نطفہ اتنا چھوٹا ہوتا ہے اس میں مائٹوکانڈریا نہیں رہ سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ صرف مادہ ہی مائٹوکانڈریا کا آگے چلاتی ہے۔ مائٹوکانڈریا کے حوالے سے نطفے کا بانجھ خیال کیا جاتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم مائٹوکانڈریا کو استعمال کرتے ہوئے اپنے اجداد کا سراغ لگانا چاہیں تو ہمیں مادہ کی نسل کے ساتھ ساتھ چلنا ہوگا۔[11]

جین کے لیے دھلائی کا لمحہ وہ جب تغیر کا عمل ہوتا ہے اور وہ پہلے سے موجود کسی جین سے وجود میں آتی ہے۔ جین کی موجود کئی نقول میں سے فقط ایک ہی بدلتی ہے کہ دیگر کئی نقولوں میں اس طرح کی تبدیلی وقوع پذیر ہوتی ہے۔ اس جین کی دیگر نقلیں بغیر کسی تغیر کے موجود رہتی ہیں۔ اصل اور متغیر کے مابین منتخب کیے جانے کے لیے مقابلہ شروع ہو جاتا ہے۔ جین کی نقل سازی کا عمل انتہائی صحت کا حامل ہوتا ہے اور اس کی سرگزشت میں ایک سے اگلی نسل کی داستانوں میں شامل ہونا چاہیے۔ جب کوئی جین ہمیں اپنی پچھلی نسل کے تجربے کی داستان سناتی ہے تو اس کا بیشتر حصہ دیگر جینوں کے ساتھ مقابلہ بازی کے حالات پر مشتمل ہوتا ہے۔ لیکن اس کا سخت ترین مقابلہ ان جینوں کے ساتھ جن کی ساخت اس کے قریب ترین ہے۔ اپنی بقاء کے لیے یہ دیگر جینوں کے ساتھ مفاہمت اور اپنانیت کا رویہ اپنائے رکھتی ہے۔

حضرت عیسیٰ کی مثال:

قیامت کے دن بچے کو اس کی ماں کے نام کے ساتھ بلانے کی بہترین مثال حضرت عیسیٰؑ کی مثال ہے جو کہ بغیر باپ کے پیدا ہوئے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ انہیں ان کی ماں کی نسبت کے ساتھ اٹھائے گا۔ جس سے پتہ چلا کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ماؤں کے ناموں کے ساتھ بھی اٹھائے گا۔ اس سے حضرت امام حسن ؓ اور اور حضرت امام حسین ؓ کے اس فضل و شرف کا اظہار مقصود ہوگا جو کہ حضرت فاطمہ ؓ کے بیٹے ہونے کی حیثیت سے ہے۔

ایک انگریز ماں کے بطن سے ایک سیاہ فام بچہ کی پیدائش:

مرزا صفدر بیگ اپنی کتاب "حمل سے پیدائش تک" میں ایک انگریز ماں کا قصہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (Jan-March, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: March 21, 2025

"ایک انگریز ماں کے بطن سے ایک ایسا بچہ پیدا ہوا جس کے نقش و نگار اور رنگ حبشی بچوں کی طرح تھے۔ بچے کی پیدائش کے بعد باپ نے اس حقیقت کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا کہ یہ بچہ اس کا ہے۔ جب معاملہ زیادہ الجھا اور تحقیق و تفتیش اپنی انتہا کو پہنچی تو یہ راز کھلا کہ ماں حمل کے زمانہ میں جس کمرے میں رہتی تھی وہاں دیوار پر ایک حبشی بچے کی تصور آویزاں تھی۔ عورت بچے سے فطری طور پر قریب رہی اور بار بار اس تصویر کو دیکھتی رہی۔ دیکھنے میں اتنی گہرائی ہو گئی کہ اس کے محسوسات پیٹ میں موجود بچے میں منتقل ہو گئے۔"[12]

تو ان تحقیقات سے پتہ چلتاہے کہ بچے کے آباؤ اجداد کا سراغ والدہ کی نسل سے بھی کیا جا سکتا ہے۔

تمام جاندار چھوٹی اکائیوں سے تشکیل پاتے ہیں۔ جنہیں سیلز کہتے ہیں۔ سیلز کی ساخت ان کے افعال کے اعتبار سے مختلف ہو سکتی ہے۔ لیکن ہر نسل کے درمیان میں موجود نیو کلیس جو سیل کے تمام افعال کو کنٹرول کر رہا ہوتا ہے اور اس طرح سے پورے جسم کا کنٹرول سنٹر بن جاتا ہے۔ اس میں کروموسومز ہوتے ہیں ان کے کروموسومز پر ڈی۔این۔اے (DNA) موجود ہوتے ہیں۔ اور ہر ڈی این اے پر جنیز موجود ہوتے ہیں۔ جس کی نصف تعداد باپ سے اور نصف ماں سے حاصل کرتا ہے اور اس طرح سے دونوں کی خصوصیات کا جامع ہوتا ہے۔ اگرچہ اس دوران کچھ ایسی خصوصیات بھی ظاہر ہوتی ہیں جو کہ بادی النظر میں اس کے والدین میں موجود نہیں ہوتی۔ اس کی وجوہات میں بعض جینز میں ہونے والی تغیر ہو سکتا ہے۔ بعض اوقات بعض ریسیسو ٹریٹس ہو سکتا ہے کہ کسی وجہ سے والدین میں ظاہر نہ ہوئی ہوں۔ لیکن ان میں ان کے آباؤ اجداد سے آرہی ہوں اور اس فرد میں ظاہر ہو جائیں جس کی طرف حضور اکرم ﷺ نے اشارہ بھی فرمایا تھا:

"عن ابی ہریرہ ان رجال اتی النبی ﷺ: یارسول اللہ ولد لی غلام اسود ھل لک من ابل؟ قال: نعم، قال فانی ذلک؟ قال: لعلہ نزعہ عرق، قال: فلعل ابنک ھذا نزعہ۔"[13]

"ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ! میرے ہاں سیاہ فام لڑکا پیدا ہوا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا تیرے پاس کوئی اونٹ ہے؟ اس نے کہا ہاں! آپ ﷺ نے پوچھا وہ کس رنگ کے ہیں۔ اس نے کہا سرخ۔ آپ ﷺ نے پوچھا کہ ان میں کوئی سفید مائل سیاہ بھی ہے۔ اس نے کہا ہاں، آپ ﷺ نے پوچھا کہ ان میں کوئی سفید مائل سیاہ بھی ہے۔

OPEN ACCESS
CC BY

اس نے کہاہاں، آپ ﷺ نے فرمایاایسا کیوں کر ہوا؟ اس نے کہاشاید کسی رگ نے اسے (اس کو) کھینچا ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایااسی طرح ممکن ہے تیرے اس بیٹے کے ساتھ بھی ایساہوا ہو۔"

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

"ان رسول اللہ ﷺ قضیٰ بالولد للفراش۔"[14]

"رسول اللہ ﷺ نے یہ فیصلہ دیاہے بچہ فراش والے کو ملے گا۔"

نر اور مادہ کیسوں (اوم اور کرم منی) کے جوہر حیات میں جو کروموسومز ہوتے ہیں۔ ان کے ذریعے والدین کے شمائل و فضائل بچے میں منتقل ہوتے ہیں۔یعنی ان کی وجہ سے بچے صورت اور سیرت میں بہت حد تک ماں باپ سے مماثلت رکھتے ہیں۔دونوں کیسوں کے یہ کروموسومز بچے میں والدین کی طرف سے موروثی شمائل و فضائل کی بنیاہوتے ہیں۔

موروثیت اور امراض:

خون کی کمی پھیپھڑے، لبلبے اور جگر کے امراض، نسل در نسل خونی رشتوں کی تجدید سے ہوتا ہے۔ اس تناظر میں حدیث کا ایک عمومی حکم ہماری راہنمائی کے لیے موجود ہے۔ اسلام میں شادی کے لیے لڑکے کی عمر اٹھارہ سال اور لڑکی عمر سترہ سال کا تعین کیاہے۔ حیاتیاتی طور سے نو عمر بیویوں کے ساتھ ازدواجی تعلق (جو جسمانی طور سے پختہ نہ ہو) مباشرت شرم گاہ میں درد اور زخم کا باعث بن سکتی ہے۔ نیز اگر حمل واقع ہو تو ماں اور بچے دونوں کی صحت کے لیے خطرناک ثابت ہو سکتاہے۔ماں اور بچے کی صحت مند زندگی گزارنے کے تناظر میں اسلام نے نسلی خصوصیات کو ملحوظ خاطر رکھنے کی ہدایت فرمائی ہے۔

"تخیر و لنطفکم فان العرق دساس او نزاع۔"[15]

" تمہیں دیکھنا چاہیے کہ تم اپنے نطفہ کو کس جگہ رکھ رہے ہو اس لیے کہ (خاندان کی) اصل تندرست اولاد کی تخلیق میں مددگار ثابت ہوتی ہے۔"

یہاں پر عرق کے معنی خصلتیں یا جینز کے لیے جبکہ لفظ دساس انسانی خصلتوں کے رویوں کے بارے میں جو ایک پیدائش یا جنریشن میں موجود ہوں۔ لیکن وہ دوبارہ اگلی نسل میں واضح ہونے کے لیے، لیے گئے ہیں۔

اس طرح یہ عام مشورہ دیا جاتا ہے کہ:

"اغتربو لا تضوو"

"یعنی اپنے خاندان سے باہر شادی کرو تاکہ تم کمزور بچوں کو جنم نہ دو۔"

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (Jan-March, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: March 21, 2025

اس لیے اس متن سے یہ ثابت ہو گیا کہ تمام بیماریاں (امراض) جو والدین میں موجود ہوتی ہیں۔ وہ نسل در نسل آگے منتقل ہو سکتی ہیں۔ اس لیے شادیاں اپنے رشتہ داروں میں ہی کرنی چاہیے۔ ہو سکتا ہے ایک خاندان میں ایک بیماری ہو جب وہ دوسرے خاندان سے شادی کرے گا تو وہ امراض یا مرض ان کو منتقل ہو جائیں۔ جس جگہ پر کوئی مخصوص جین موجود ہوتا ہے وہ جگہ اس کی مسکن مقامی جگہ کہلاتی ہے۔ ہر جین کسی خاص خصوصیات کو ظاہر کرتا ہے۔ بعض جینز کسی ایک خصوصیت کو ظاہر کرتے ہیں اور بعض ایک سے زائد خصوصیات کو ظاہر کرتے ہیں اور بعض خصوصیات کو ایک سے زائد جینز کنٹرول کر رہے ہوتے ہیں۔

نفسیاتی مرض کے لیے کے حوالہ سے کچھ اس طرح بیان ہوا ہے کہ:

"الشقی من شقی فی بطن امہ واسعید من سعید فی بطنھا۔"[16]

"شقی (وہی) وہ ہے جو اپنی ماں کے پیٹ میں شقی (وہی) ہے اور خوش وہ ہے جو اپنی ماں کے پیٹ میں خوش ہے۔"

اس سے پتہ چلتا ہے کہ اگر آدمی اپنی ماں کے پیٹ میں خوش ہے تو اس کی ماں کو کوئی رنج و غم نہیں ہے۔ وہ خوش باش ہے تو اس کا بچہ بھی خوش باش ہو گا۔ اگر اس کی ماں پریشان یا کسی مصیبت میں مبتلا ہے۔ پریشانیوں نے اسے گھیرا ہوا ہے تو پھر اس کے اثرات اس کے بچے پر پڑیں گے جو کہ آگے اولاد میں منتقل ہو جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ اگر ہم نبی اکرم ﷺ کی اس حدیث کو سامنے رکھتے ہیں۔

"الطھور شطر الایمان۔"[17]

"صفائی نصف ایمان ہے۔"

تو اس حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ اگر ہم اپنے آپ کی اندرونی، باطنی صفائی رکھیں گے تو اس کا اثر بچہ پر بھی رہے گا۔ اس کا اندرونی اور باطنی ماحول بھی صاف ہو گا نہ انہیں کوئی اندرونی مرض لگے گی اور نہ ہی بیرونی مرض لگے گی۔ لیکن اگر ہم صفائی نہیں رکھتے ہیں تو اس سے اندرونی اور بیرونی دونوں طرح سے بچوں کو نقصان ہو سکتا ہے۔ اندرئی مرض سے مراد وہم و گمان شک و شبہات جو اپنی اولاد کو منتقل کر سکتے ہیں۔ جبکہ بیرونی مرض سے مراد جلد کی بیماریاں وغیرہ ہیں۔ وہ ہم اپنی اولاد کو منتقل کر سکتے ہیں۔ اس لیے اس حدیث کو مد نظر رکھتے ہوئے ہمیں اندرونی اور بیرونی دونوں طرح کی صفائی رکھنا ہو گی۔ جس سے ہم بھی خوش حال زندگی گزار سکیں گے اور اس کے بچوں پر بھی اچھے تاثرات واضح ہوں۔

حیض کا خون بھی مرض ہے:

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:

"واعتزلوا النساء فی المحیض۔"[18]

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (Jan-March, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: March 21, 2025

"حالت حیض میں عورت سے الگ تھلگ رہو۔"

قرآن حکیم کے اس حکم کے بارے میں اس بات کا انکشاف کیا گیا ہے کہ حیض سے خارج شدہ خون میں ایک قسم کا زہریلا مادہ ہوتا ہے۔ جو اگر رحم کے اندر رہ جائے تو صحت کے لیے مضر ہوتا ہے۔ اس طرح حالت حیض میں جماع سے اجتناب کرنے کے راز سے پردہ ہٹا دیا ہے۔ دوران حیض عورت کے خاص اعضاء خون حیض کے جمع ہونے سے سکڑتے ہیں۔ یا سکڑے ہوئے ہوتے ہیں اور اعصاب داخلی غدود کے سیلان کے باعث اضطراب میں ہوتے ہیں۔ اس لیے حالت حیض میں جنسی اختلاط مضرت اور بھی حیض کی رکاوٹ بن جانے کا سبب بن جاتے ہیں اور بعد میں مزید خرابیاں سوزش رحم وغیرہ پیدا ہو جاتی ہیں اور موجودہ زمانے میں ایڈز نام کی انتہائی خطرناک مرض جو معرض وجود میں آئی ہے۔ وہ اس وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ جنسی تعلقات کے دوران اولاد میں منتقل ہو سکتی ہیں۔ چونکہ حیض ایک مرض ہے اس دوران اگر میاں بیوی مباشرت کرتے ہیں تو اس دوران حمل واقع ہونے سے وہ مرض بچوں میں منتقل ہو سکتی ہے۔ اس لیے اس مرض (یعنی کہ حیض کے دوران) مباشرت سے گریز کرنا چاہیے۔

خون، غذا اور دودھ:

حیض وہ خون ہے جس کو عورت کے بالغ ہونے کے بعد اس کا رحم چھوڑتا ہے۔ پھر ایام معلومہ میں اس خون کے جاری ہونے کی عادت مقرر ہو جاتی ہے۔ خون بچہ کی پرورش کی حکمت سے پیدا کیا جاتا ہے۔ جب عورت حاملہ ہو جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ کے اذن سے یہ خون بچہ کی غذا بن جاتا ہے۔ اسی وجہ سے عورت کو حیض نہیں آتا اور جب وضع حمل ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنی حکمت سے اس خون کو دودھ بنا دیتا ہے۔ جس سے بچہ غذا حاصل کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دودھ پلانے والی عورت کو بہت کم حیض آتا ہے اور جب عورت حمل اور رضاعت (دودھ پالنے) سے فارغ ہو جاتی ہے تو اس خون کا کوئی مصرف نہیں ہوتا یا رہتا پھر عموماً یہ خون ہر ماہ میں چھ یا سات دن نکلتا ہے۔ اور بعض عورتوں کے مزاج اور طبیعت کی وجہ سے یہ مدت کم اور زیادہ بھی ہوتی ہے۔

ماہواری کے خون کی رنگت کے بارے میں جیسا کہ فاطمہ بنت ابی جیش کی بارے میں ہے کہ ان کو استخاصہ کی مرض لاحق تھی تو اللہ کے رسول ﷺ نے ان سے فرمایا:

"ان دم الحیض دم اسود یعرف فاذ اکان ذلک فامسکی عن الصلوۃ فاذکان الاخر تفوضئ و صلی فانما ھو عرف۔"[19]

"حیض کا خون، سیاہ رنگ کا ہوتا ہے جو پہنچانا جاتا ہے۔ جب ایسا خون ہو تم نماز سے رک جاؤ اور جب کوئی دوسرا خون ہو تم وضو کرو اور نماز ادا کرو۔"

OPEN ACCESS
CC BY

ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)

Published:
March 21, 2025

اس حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ جب سیاہ رنگ کا خون ہو، تو وہ ایک مرض ہوتی ہے۔ ویسے بھی اس خون کے اندر گرمائش ہوتی ہے۔ اس دوران اگر مباشرت کی جائے گی تخم کو جب اس کی گرمائش ملے گی تو اس تخم کی موت واقع ہو جائے گی یا پھر اس جنین کی اچھی طرح نشوونما نہیں ہو سکتی ہے۔ جس کے باعث جنین میں مختلف اقسام کی امراض لاحق ہو سکتی ہیں جو کہ دوران مباشرت اگلی نسل کو منتقل ہو سکتی ہیں اس لیے مباشرت ان دنو میں منع کر دی گئی ہے۔ اگر اسی دورن میاں اور بیوی آپس میں ملتے ہیں تو بچہ کی مختلف اقسام کے امراض لاحق ہو سکتی ہیں۔ ان کے علاوہ کچھ ایسی امراض جو والدین سے بچوں میں منتقل ہو سکتی ہیں وہ درج ذیل ہیں:

جنسی مرض	Genetic Disorder
مرض عضلہ	My Apathy
دانتوں کی امراض	Tooth Diseases
دل کی بیماریاں	Heart Diseases
بلڈ پریشر کا بڑ جانا	High Blood Pressure
خون کا بہنہ یا پتلا ہونا	Hemophilia
خون کی کمی	Anemia
شوگر کی بیماریاں	Diabetes Diseases

اپینڈکس:Appendicitis

یہ ایک ایسی مرض ہے جس میں اندھی آنت سوج جاتی ہے اور اس میں سوزش ہوتی ہے اسے التہاب زائدہ بھی کہتے ہیں۔ جبکہ اندھی آنت سے مراد فالتو آنت جو بڑی آنت کے اوپر لگی ہوئی ہے۔ اس کو ٹیوب بھی کہتے ہیں جو کہ ایک بڑی آنت کے ساتھ لگی ہوتی ہے۔

"اپینڈ کس دراصل چھوٹی آنت کے آخری حصہ اور بڑی انت کے نچلے سرے سے متصل ایک کیچوا نما آنت ہوتی ہے۔ اسے اندھی بھی کہتے ہیں۔ اپینڈ کس پیدائشی طور پر ہر شخص میں موجود ہوتی ہے۔"[20]

یہ اپینڈ کس اباؤ اجداد کے ذریعے ہمیں وراثت میں ملی ہے۔ اس کے اندر کچھ غذائی مواد کے جمع ہونے سے یہ پھیل جاتی ہے۔ جس کی وجہ سے اپنڈ کس کا درد شروع ہو جاتا ہے اور بعد میں اس کو سرجری کے ذریعے سے نکالا جاتا ہے۔

ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
March 21, 2025

جب عورت بچے کو دودھ پلاتی ہو تو ان دنوں میں اس سے الگ رہنے کے بارے میں کہ بچہ کمزور / ضعیف نہ ہو جائے۔

"رسول اللہ ﷺ یقول لا تقتلوا اولادکم سرا فان الغیل یدرک الفارس فیدعثرہ عن فرسہ۔"[21]

"رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے۔ مت قتل کرو اپنی اولاد کو چپکے سے، کیونکہ دودھ پینے کے دنوں میں جماع کرنے سے بچہ ضعیف ہو جاتا ہے۔ پھر جب وہ بچہ بڑا ہو جاتا ہے اور گھوڑے پر چڑھتا ہے تو گھوڑے پر سے گر پڑتا ہے۔"

لہذا رضاعت کے دنوں میں عورتوں سے الگ رہنا چاہیے۔ کیونکہ ان دنوں میں عورتوں سے ہم بستری کرنے سے بچوں پر اثر پڑتا ہے۔ جس کے نتیجہ میں بچے کمزور اور ضعیف ہو جاتے ہیں۔ یہ بیماری بھی ایک وراثتی خصوصیات کے انتقال میں سے ہے۔ جو کہ والدہ سے بچہ کی طرف ایام رضاعت میں جماع کرنے سے منتقل ہوتی ہے۔

خلاصہ:

جاندار اپنے ہم شکل اور ہم مثل جاندار پیدا کرتے رہتے ہیں اور یہ تولید و توارث بے ہنگم طریق پر نہیں سرانجام پاتا بلکہ گندم از گندم، پودا از پودا، حیوان از حیوان، بہرحال ہر دور اور زمانے میں جاندار سے جاندار پیدا ہوتا رہا ہے، ہوتا رہے گا۔ جبکہ اس میں تھوڑی بہت تبدیلی آتی رہتی ہے۔ موروثی خصوصیات بچے کے والدین سے بچے میں افعال و کردار، رنگ اور مشابہت کی منتقلی کا علم ہے۔ جو والدین کے جراثیم سے بچے میں منتقل ہو رہا ہے۔ ماں اور باپ دونوں کے جراثیم اپنی اپنی انفرادی روح رکھتے ہیں۔ جس سے انسان اپنے والدین سے وراثتی خصوصیات رکھتا ہے۔ اس وجہ سے ہر انسان نسل در نسل انسان ہے اور اس وراثتی منتقلی کی وجہ سے انسان اپنے خاندان سے بھی مشابہت رکھتا ہے۔ وراثتی منتقلی کی وجہ سے ہی انسانی کی جسمانی ساخت، چال، ڈھال، انداز اور کردار و افعال اس کے آباؤ اجداد سے مشابہہ ہوتے ہیں۔ لہذا موروثی خصوصیات کے مطابق کائنات کا پہلا انسان بھی آج کے انسان جیسا انسان تھا اور تمام انسان ایک جوڑے کی نسل ہیں اور یہ نوعی تسلسل آخری انسان تک منتقل ہو گا۔

OPEN ACCESS
cc BY

ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)

Published:
March 21, 2025

حوالہ جات

1. رابرٹ بریفالٹ "تشکیل انسانیت "(مترجم عبدالحمید سالک)، مجلس ترقی ادب، لاہور، 1994، ص78
2. کیرانوی، وحید الزماں، قاسمی، مولانا "القاموس الوحید"، ادارہ اسلامیات، کراچی، 2001، ص1835
3. فیروز الدین، مولوی، الحاج "فیروز اللغات "فیروز سنز لمیٹڈ، لاہور، س۔ن، ص1314
4. القاموس الوحید، ص1835
5. محمد اسلم پرویز، ڈاکٹر "سائنس نامہ "بک ہوم، لاہور، 2007، ص70
6. بخاری، محمد بن اسماعیل "الجامع الصحیح البخاری "مکتبہ اسلامیہ، لاہور، 2015، کتاب الانبیاء، باب خلق آدم وذریتہ، رقم الحدیث:3329
7. قشیری، مسلم بن الحجاج، بن امام مالک " صحیح مسلم "مشتاق بک کارنر، لاہور، 1955، کتاب الحیض، رقم الحدیث:715
8. صحیح بخاری، کتاب الادب، رقم الحدیث:6177
9. دارمی "السنن "دارالکتب العربی، بیروت، ج دوم، رقم الحدیث:2694
10. صحیح مسلم، کتاب النکاح، رقم الحدیث:3553
11. رچرڈ، ڈاکنز "اندھا گھڑی ساز "(مترجم محمد ارشد ہرازی)عوامی کمپلیکس، لاہور، 2005، ص167
12. صفدر بیگ، مرزا "حمل سے پیدائش تک "مکتبہ جدید، پریس، لاہور، س۔ن، ص41
13. قزوینی، ابو عبداللہ، محمد بن ماجہ "سنن ابن ماجہ "، شبیر برادرز، لاہور، 2013، کتاب النکاح، رقم الحدیث:2002
14. ایضاً، رقم الحدیث:2005
15. https://shamela.ws/book/37429/1281
16. http://shamela.ws/book/37437/779
17. صحیح مسلم، باب فضل الوضو، رقم الحدیث:223
18. البقرہ221:02
19. سنن نسائی شریف، کتاب الحیض، رقم الحدیث:363
20. http://www.nawaiwaqt.com.pk/18-Jan-2014/273751
21. سلیمان بن الشعت، ابو داؤد، سجستانی، امام "ابو داؤد شریف "اسلامی کتب خانہ، لاہور، س۔ن، ج سوم، باب فی الغیل، رقم الحدیث484

OPEN ACCESS

CC BY